© rasailojaraid.com

مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتی

حصول علم مرد اور عورت کی مشترکہ ذمہ داری ہے

تبلیغ کا کام واصلاح مرد کے ذمہ ہے۔ تاہم عورتیں بھی اپنے ماحول میں اسی وقت تبلیغ دین کا کام سرانجام دے سکیں گی جب ان کے پاس معقول علم ہوگا۔ اور اگر عورتوں کو تعلیم ہی نہیں دی گئی تو وہ اچھائی کی تلقین کیسے کریں گی۔ اس لیے تعلیم کو انسان کے بنیادی حقوق میں شمار کیا گیا ہے۔ طلب العلم فریضة علىٰ كل مسلم "علم کا حصول ہر مسلمان کا فرض ہے۔" اس کے ساتھ مسلمة کا لفظ بھی لگاتے ہیں مگر اس کی ضرورت نہیں۔ بنیادی تعلیم کا حصول دونوں پر فرض ہے اور بنیادی تعلیم وہ ہے جس سے انسان اپنا عقیدہ درست کر سکے، حقوق وفرائض کو پہچان سکے اور پھر اس کے مطابق عمل کر سکے۔ امام شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ اس وقت دنیا کی اکثر آبادی اعراف میں ہے۔ چھوٹے طبقات کسان، مزدور وغیرہ تک دین کی بات نہیں پہنچتی۔ ان کی تعلیم کا حکومت کوئی انتظام نہیں کرتی، حالانکہ ہر شخص کے لیے تعلیم جبری ہونی چاہیے اور پھر اس میں دینی تعلیم کو مقدم رکھا جائے تا کہ ہر شخص اپنے فرائض کو پہچان کر ان پر عمل پیرا ہو سکے۔

اس وقت دنیا میں برائی کی ابتدا عورت سے ہوتی ہے۔ یہ تو مردوں کا کام ہے کہ عورت کی صحیح تربیت کریں اور ان کو ایسی تعلیم دیں کہ برائی کا قلع قمع ہو سکے مگر اس کے برخلاف یہ مرد ہی ہیں جو عورت کو خود گھسیٹ کر برائی کے راستے پر لے جاتے ہیں۔ اگر مرد عورتوں کو صحیح راستے پر چلانا چاہیں تو یہ عین ممکن ہے کہ اگر مرد ہی بے دین ہوں، ہر وقت عیاشی اور فحاشی کی باتیں کریں تو عورت بھی ویسی ہی ہوگی۔ اچھائی کی تلقین کرنے کے لیے پہلے اچھائی سے واقفیت ضروری ہے اور یہ اچھی تعلیم سے ہوتی ہے۔ لہٰذا حصول علم مرد اور عورت دونوں کے فرائض میں داخل ہے۔

فرمایا، مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ یہ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ مگر اس زمانے میں معاملہ بالکل الٹ ہو چکا ہے۔ اب مسلمان آپس میں مشابہ ہونے کی بجائے دوسری اقوام سے اس قدر مشابہ ہیں کہ مسلم اور کافر میں امتیاز ہی نہیں ہو سکتا۔ کون کس سوسائٹی کا ممبر ہے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اب تو تشابہ فی الاخلاق عیسائیوں اور کافروں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اب تو نیکی کی بجائے برائی کی تلقین میں مسلمان پیش پیش ہیں۔ کھیل تماشا، سود خوری، برائی اور بدکاری، شرک اور بدعات، رسومات باطلہ اور لغویات مسلمانوں کے پسندیدہ مشاغل ہیں اور انہی کے حق میں پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ آج برائی کا اشتہار مسلمان دے رہا ہے۔ اس معاملے میں تو مسلمان یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مات کر گئے ہیں۔ جب تک مسلمانوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی صفت موجود رہے گی، ہم زندہ رہیں گے۔ ہماری قوم زندہ رہے گی۔

بقیہ: محرم الحرام اور شہداء کی یاد

پیٹ سے اگل کر پانی سے باہر ڈال دیا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی وغیر ذلک۔ اگر یہ روایات درست ہوں تو کوئی انکار نہیں ہے اور درست نہ ہوں تو کوئی اصرار بھی نہیں ہے مگر بنی اسرائیل والی روایت تو بخاری شریف میں ہے، اس کے علاوہ دس محرم کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ اور نواسے امام حسینؓ کی شہادت کا واقعہ بھی پیش آیا، جنہیں خاندان نبوت کے دیگر معصوم افراد سمیت اس روز کربلا کے میدان میں مظلومیت کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ امام حسینؓ سمیت خانوادۂ نبوت کے افراد کی یہ مظلومانہ شہادت ہماری تاریخ کا ایک المناک باب ہے اور مختلف گروہ اس کی یاد اپنے اپنے انداز سے مناتے ہیں۔

ہمارے نزدیک دن منانے اور اس طرح کی دیگر رسموں کی تو کوئی گنجائش نہیں ہے البتہ بزرگوں کو یاد کرنا، ان کی خدمات کا تذکرہ کرنا اور انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی زندگیوں سے سبق حاصل کرنا، ان بزرگوں کا ہم پر حق ہے جو ہمیں ہر وقت ادا کرتے رہنا چاہیے۔ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہوں یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہوں، ان کی اصل یاد یہ ہے کہ ان کی قربانیوں اور خدمات کو یاد کیا جائے، ان کے مشن اور جدوجہد کا ادراک حاصل کیا جائے، ان کے نقش قدم پر چلنے کے عزم کو دہرایا جائے اور ان کے اسوہ وسیرت پر چلنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

© rasailojaraid.com